lesson 207 tafsir-Surah Ankabut ayat 45-69 tafseer-1

تفسیر سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ آج چلتے چلتے ہم نے 20جز کی منزل طے کر لی ہے اور 21 جز کا آغاز ہے تو کیا کرنا چاہئے کہ اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے **هَٰذَا مِن فَضْلِ رَبِّي** (40- سورت النمل) یہ اللہ کا احسان ہے یہ اللہ کا شکر ہے کہ دنیا کی روا روی اور زندگی کی دوڑ دھوپ اور صبح و شام اور زندگی کے جو نشیب و فراز ہیں ان سب میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اور آپ کو یہ توفیق دی کہ ہم یہاں تک پہنچے ہیں تو یہ اللہ کا بہت بڑا احسان ہے مجھ پر بھی اور آپ پر بھی اور اس پر ہم اللہ کا جتنا شکر ادا کریں اتنا کم ہے تو اس پر خوشیاں منانی چاہیئں **فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ** (58- سورت یونس)۔ 21 جز کے آغاز میں اللہ رب العزت کیا فرماتے ہیں

آیت نمبر 45. اتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ ۖ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ ۗ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ

ترجمہ۔ (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) تلاوت کرو اس کتاب کی جو تمہاری طرف وحی کے ذریعہ سے بھیجی گئی ہے اور نماز قائم کرو، یقیناً نماز فحش اور بُرے کاموں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر اس سے بھی زیادہ بڑی چیز ہے اللہ جانتا ہے جو کچھ تم لوگ کرتے ہو

اتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ. **أُتْلُ** تلاوت کیجئے **مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ** جو وحی کی گئی آپ کی طرف، جو وحی کے ذریعے آپ کو بھیجی گئی **مِنَ الْكِتَابِ** کِتَاب میں سے **وَأَقِمِ الصَّلَاةَ** اور نماز قائم کیجئے **إِنَّ الصَّلَاةَ** بے شک نماز **تَنْهَىٰ** روکتی ہے، منع کرتی ہے **عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ** فُحُش اور بُرے کاموں سے **وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ ۗ** اور اللہ کا ذکر اس سے بھی زیادہ بڑی چیز ہے **وَاللَّهُ يَعْلَمُ** اور اللہ خوب جانتا ہے **مَا تَصْنَعُونَ** جو کچھ تم کرتے ہو۔ یہ آیت نمبر 45 سورت العنکبوت کی اور 21 جز کی یہ جو پہلی آیت ہے اس میں ایک بڑا خاص اور جامع مضمون بیان ہوا ہے آپ نے پہلے یہ بات پڑھی تھی کہ جو شخص ایمان لایا ہے وہ ضرور آزمایا جائے گا اس سورت العنکبوت کو **سورت فتن** بھی کہا جاتا ہے آزمائشوں میں سے**,** **فتنوں** کے دور میں سے کیسے نکلا جائے اور آزمائشیں تو آتی ہی ہیں تو آزمائشوں کو سر کرنا ان میں پورا اترنا، آزمائش کی چکی میں پستے ہوئے پھر اُبھرنا اور کامیاب ہو جانا تو وہ کیسے ہو سکتا ہے ایمان کی وجہ سے ایمان اور آزمائش لازم اور ملزوم ہیں اور پچھلی آیتوں میں پڑھا کہ کیسے لوگ توحید کا انکار کرتے ہیں کیسے شرک کے گھروندے بناتے ہیں اور شرک کے گھروندے ان کی حیثیت عنکبوت(مکڑی) کے جالے جیسی ہے پھر اس کے بعد آج کا جو سبق ہے اس میں اللہ رب العزت اہل ایمان کو نصیحت کر رہے ہیں اہل ایمان کو بتا رہے ہیں کہ آزمائش تو آئے گی تمہارے ایمان

کی پرکھ تو ہو گی، پچھلی قوموں پر بھی آزمائشیں آئیں ، پچھلے انبیاء پر بھی آزمائشیں آئیں اب جب آزمائشیں آئیں تو آزمائشوں میں سے کیسے نکلا جائے یا آزمائشوں کو کیسے سر کیا جائے، ان میں کیسے کامیاب اور سرخرو ہوا جائے اس کا طریقہ یہاں پر بتایا جا رہا ہے اللّٰہ رب العزت محمد ﷺ کو مخاطب کر کے کہتے ہیں **اُتْلُ** تلاوت کرو یہ حکمیہ صیغہ ہے اور آپ یہ بات پڑھ ہی چکی ہیں کہ **اتْلُ** کے دو مادہ ہیں ایک ہے **(ت ل و)** اور ایک ہے **(ت ل ی)** اور اس کے معنی کیا ہیں ،**تَلَا**، **یتلو**، **تِلَاوَۃٌ** تلاوت کرنا پڑھنا اور ،تَلَا، یتلو،تِلّوًا تَلِوٌ اس کے معنی کیا ہیں؟ پیچھے پیچھے آنا تو کیا کرنا ہے **اتْلُ** تلاوت کیجئے پڑھیے اور دوسری بات کیا ہے کہ جو تلاوت کر رہے ہیں عمل کے ذریعے اس کے پیچھے پیچھے آئیے گویا کہ جو علم آپ حاصل کر رہے ہیں آپ کا عمل اس کا پیچھا کرنا شروع کر دے آپ عمل بھی کرتے چلے جائیے **اتْلُ** آپ تلاوت کریں آپ قرآن کو پیش کریں

؎ قُرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلماں

اللّٰہ کرے تجھ کو عطا جرأت کردار

اتْلُ پڑھیے تلاوت کیجئے پیروی کیجئے پیچھے پیچھے آئیے **مَا أُوحِيَ** جو وحی کیا گیا ہے **إِلَيْكَ** آپ کی طرف اب آپ دیکھیں کہ وحی کے معنی کیا ہوتے ہیں؟ اشارہ کرنا اور اشارہ خفیہ بھی ہو سکتا ہے اور اس کے علاوہ ظاہری طور پر بھی ہو سکتا ہے خفی بھی اور جلی بھی دونوں طرح ہو سکتا ہے اور وحی کیسے ہوتی تھی کبھی کبھی آپ کو صرف گھنٹی کی آواز آتی تھی اور کبھی باقاعدہ فرشتہ بھی نظر آتا تھا اور وحی کے ایک معنی یہ بھی ہوتے ہیں کہ جیسے دل میں بات ڈال دینا جیسے اللّٰہ تعالی نے شہد کی مکھی کو اشارا کیا تھا یا موسیٰ علیہ السلام کی ماں کے دل میں بات ڈالی تھی تو کیا ہے **مَا أُوحِيَ** جو کچھ بھی وحی کی گئی **إِلَيْكَ** آپ کی طرف **"كَ"** کی ضمیر حضرت محمد ﷺ کی طرف ہے کہ اے محمد ﷺ آپ کی طرف جو بھی وحی کی گئی اور کسی انسان کی طرف وحی کا آنا کیا ہے کہ گویا کہ وہ رسول ہے اب اس کا مطلب ہے کہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی طرف وحی آئی ہے تو وہ وحی مراد نہیں ہے جو کہ رسولوں کو دی گئی بلکہ کیا ہے کہ وہ اشارہ کیا گیا دل میں بات ڈالی ،الہام یہ اس کے معنی ہیں جیسے شہد کی مکھی کی طرف کیا گیا تو اصل بات یہاں بھی کیا ہے کہ محمد ﷺ کیونکہ اللّٰہ کے رسول ہیں تو آپ پر کتاب وحی کی گئی **مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ** جو کچھ آپ کی طرف وحی کیا گیا **"ما"** میں وحی متلو اور غیر متلو دونوں آتی ہیں پہلے سورت البقرہ میں آپ پڑھ چکی ہیں کہ وحی متلو اور غیر متلو کیا ہے؟ متلو وہ ہے جو کہ قرآن کی شکل میں ہے اور اس کی ہم تلاوت کرتے ہیں غیر متلو وہ ہے جو حدیث کی شکل میں ہے اور جو ہمیں رسول اللّٰہ ﷺ کی زندگی سے پتہ چلتی ہے۔ وحی جو قرآن میں محفوظ ہوگی ایک تو یہ وحی ہے جو کہ اس کی کتابت ہوئی دوسری ایسی وحی بھی ہوتی تھی جو رسول اللّٰہ ﷺ کی رہنمائی کرتی تھی لیکن وہ قرآن میں موجود نہیں ہیں جیسے حدیث قدسی کچھ ہیں اور بہت سی احادیث ہیں اور بہت سے ایسے احکامات ہیں جن سے ہمیں یہ بات پتہ چلتی ہے کہ وحی متلو ہوتی تھی اور غیر متلو ہوتی تھی تو کہا جا رہا ہے کہ اے نبی ﷺ آپ تلاوت کیجئے لوگوں کو بتائیے ان کو پڑھ کر سنائیے جو کچھ بھی آپ کو بھیجا گیا ہے جو آپ کی طرف اتارا

گیا ہے **مِنَ الْكِتَابِ** کتاب میں سے تو یہاں پر اگر آپ **مَا أُوحِيَ** صرف اتنا پڑھیں تو پھر مراد کیا ہے کہ صرف کتاب کی وحی مراد ہے صرف قرآن مجید مراد ہے کیونکہ آگے **مِنَ الْكِتَابِ** آگیا اور اگر صرف **"ما"** ہوتا تو متلو اور غیر متلو دونوں مراد ہوتے لیکن **مِنَ الْكِتَابِ** کتاب میں سے اور کتاب سے مراد قرآن مجید ہے کہ قرآن مجید میں سے جو کچھ بھی آپ کی طرف بھیجا گیا ہے اسے آپ لوگوں کو پڑھ کر سنائیے اور آپ کو یہ بات پتہ ہی ہے کہ قرآن مجید جب پڑھ کر سنایا جائے گا اس کی تلاوت کی جائے گی تو پھر کیا ہوتا ہے کہ لوگ اس کو ٹھنڈے پیٹوں برداشت نہیں کرتے قرآن مجید جب مکی دور میں پیش کیا گیا تو اپنے بیگانے ہو گئے ،جو رشتے دار تھے وہ دشمن بن گئے، جو دوست تھے وہ اجنبی ہو گئے رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کے لئے مکہ کی زندگی جو تھی وہ دوبھر ہو گئی اجیرن ہو گئی مشکلات کا ایک دور شروع ہو گیا تو اب محمد ﷺ کو تسلی دی جارہی ہے آپ سے یہ کہا جا رہا ہے کہ لوگ کتنی ہی تکلیفیں کیوں نہ دیں کتنا ہی تنگ کیوں نہ کریں لیکن آپ کا کام یہ ہے کہ آپ تبلیغ کرتے رہیں کہ آپ دعویٰ کا کام کرتے رہیں تو لوگوں کی اصلاح کا جو سب سے مختصر اور جامع نسخہ ہے وہ یہاں پہ بتایا جارہا ہے اور وہ نسخہ کیا ہے؟ **اتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ** کتاب میں سے جو کچھ بھی آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے آپ اسے لوگوں کو پڑھ کر سنائیے اس میں سے آپ نے کچھ بھی چھوڑنا نہیں ہے سارا کا سارا لوگوں کے سامنے پیش کرنا ہے لوگوں کو بتانا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ کو کہا جارہا ہے تو مراد ہے ساتھ ہی مسلمانوں کو بھی کیونکہ مسلمانوں نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنی ہے تو یہاں پہ دعویٰ کا طریقہ بتایا جارہا ہے دعویٰ کس سے کرنا ہے؟ قرآن مجید سے تو دعویٰ ،تبلیغ کا ہتھیار کیا ہے قرآن مجید تو قرآن مجید کو لے کر لوگوں میں پھیلا دینا چاہئے پیچھے آپ نے پڑھا تھا **وَجَاهِدْهُمْ بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا** (52- سورت الفرقان) کہ قرآن کو لے کر بڑا جہاد کرو یہاں پہ کہا جا رہا ہے کہ قرآن جو آپ کے پاس آیا ہے تو اس کو لے کر لوگوں کو پیش کرو اب آپ دیکھیں کہ آپ تو یہ کام کرہی رہے تھے پھر کیوں کہا گیا؟ اصل بات کیا ہے کہ اہل مکہ جو تھے وہ رسول اللہ ﷺ سے مطالبہ کرتے تھے کسی معجزے کا کسی نشانی کا تو جیسے پچھلی قوموں کے پاس کیا تھا کہ جب انہوں نے معجزات کا مطالبہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے پیغمبروں کو معجزات اور نشانیاں بھی دیں جیسے ناقہ ہے، جیسے یدِ بیضا ہے، عصا ہے اور بہت سی نشانیاں جو پچھلے پیغمبروں کو دی گئیں تو مسلمان بہت پریشان ہوتے تھے جب اہل مکہ مطالبہ کرتے تھے اور وہ سوچتے تھے کاش کہ ہمارے پیغمبر پر بھی کوئی ایسی نشانی یا معجزہ آ جاتا کہ جس سے لوگوں کے دل بدل جاتے یا پھر کبھی کبھی رسول اللہ ﷺ سوچنے لگتے تو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کو یہ بات کہی کہ آپ قرآن کو سنائیے اس کے ذریعے لوگوں کو دعوت دیجئے اور مخالفین کے جو مطالبات ہیں اور مخالفین کے جو اعتراضات ہیں اس کی کوئی پرواہ نہ کیجئے تو قرآن مجید یہ معجزہ ہے **ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ** (2- سورت البقرہ) اور آپ پیچھے پڑھ ہی چکیں کہ **وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ** کہیں قرآن کہتا ہے **وَهُدًى** کہیں کہتا ہے **وَرَحْمَةٌ** کہیں کہتا ہے کہ الفرقان تو قرآن مجید اللہ کی نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت ہے دنیا میں اگر میں اور آپ غور کریں تو اللہ کی بہت سی نعمتیں ہیں مثلاً اگر آپ دنیا کی نعمتوں کا جائزہ لیں تو کونسی نعمت سب سے بڑی ہمیں لگتی ہے دنیا میں ، ہدایت ، قرآن ،ایمان ،اسلام تو ہے ہی لیکن دنیا کی نعمتوں میں ، آسمان ہے، زمین ہے، پانی ہے،سورج بہت بڑی نعمت ہے اور ہوا ہے،

رات اور دن اللہ کی بہت بڑی نعمتیں ہیں والدین بہت بڑی نعمت ہیں، اولاد بہت بڑی نعمت ہے تو آپ نعمتوں کو گننا شروع کریں **وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ** (18- سورت النحل) اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو گن نہیں سکتے **فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ** پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ نعمتیں تو بہت بڑی ہیں، رحمتیں تو بہت بڑی ہیں، برکتیں تو بہت بڑی ہیں لیکن اللہ کی نعمتوں میں سے سب سے بڑی، نعمت رحمتوں کی ظہور میں سے سب سے بڑی رحمت **الرَّحْمَٰنُ** (1) **عَلَّمَ الْقُرْآنَ** (2) کیوں قرآن سب سے بڑی نعمت ہے؟ اس لئے کہ دنیا کی جتنی نعمتیں ہیں ہم ان کا استعمال بس اس وقت تک کر سکتے ہیں جب تک کہ ہمارے جسم میں دم خم باقی ہے، جب تک کہ جسم میں جان باقی ہے، جب تک کہ میں اور آپ سانس لے رہے ہیں جوں ہی یہ سانس کی ڈوری ٹوٹتی ہے جسم میں سے روح نکل جاتی ہے تو ساری نعمتوں کو انسان الوداع کہہ دیتا ہے وہ الوداع نہ بھی کہنا چاہے وہ حسرت بھری آنکھوں سے تکتا ہے آنکھیں بند نا بھی ہوں لگ رہا ہے کہ آنکھیں کھلی ہیں مرے ہوئے انسان کی اور وہ چیزوں کو دیکھ رہا ہے لیکن ساری چیزیں اس کو الوداع کہہ دیتی ہیں وہ الوداع نہ بھی کہے اولاد الوداع کہہ دیتی ہے، دولت الوداع کہہ دیتی ہے، گھر، بینک بیلنس سارا کچھ اس کو الوداع کہہ دیتا ہے تو پھر کون سی نعمت ہے جو مرنے کے بعد بھی انسان کے کام آتی ہے اور اس کے ساتھ جاتی ہے یہ قرآن ہے یہ قبر میں بھی ،یہ حشر کے میدان میں بھی، یہ پل صراط پر بھی حتیٰ کہ جنت میں جا کے بھی "کہ جنت کی سیڑھیاں چڑھتا جا اور قرآن کی تلاوت کرتا جا" جنت کے درجے آپ طے کرتے چلے جائیں گے اور آخری منزل کون سی ہے تیری آخری قرآن کی آیت جو تجھے آتی ہوگی۔ تو اصل بات کیا ہے کہ قرآن مجید اللہ کی اتنی بڑی نعمت ہے اتنا بڑا ہم پر احسان ہے یہاں پہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ میرے اس احسان کو محسوس کرو اپنے دل کے اندر دل کی گہرائیوں میں قرآن مجید کو جذب کر لو یہ بہت بڑی نعمت ہے کیونکہ جب تک احساس نہ ہو تو نعمت کی قدر نہیں ہوتی تو ضرورت کس بات کی ہے کہ اس کا احساس کیا جائے تو قرآن مجید کے بارے میں اللہ رب العزت بتا رہے ہیں کہ جو مشکلات ہیں مکی دور میں تو مشکلات سے نکلنے کا ایک بڑا ہی اہم نسخہ بتایا جا رہا ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنا تلاوتِ قرآن سب کاموں کی روح اور اصل بنیاد ہے کیونکہ جو شخص قرآن مجید کو پڑھتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کے سارے مسائل حل کر دیتے ہیں

؎ یہ غازی، یہ تیرے پُر اسرار بندے

جنھیں تُو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی

دونیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا

سِمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو

عجب چیز ہے لذّتِ آشنائی

قرآن مجید کی تلاوت سے انسان کے اندر ایک ذمہ داری کا احساس اُبھرتا ہے پھرانسان ایک بہترین مسلمان بن جاتا ہے تو آج بھی میرے اور آپ کے جتنے مسائل ہیں، میری اور آپ کی جتنی پریشانیاں ہیں ان کا ایک علاج ہے اور وہ کیا ہے؟ کہ قرآن سے اپنا تعلق مضبوط کریں قرآن کو کھولا کریں قرآن کو پڑھا کریں قرآن کو سمجھا کریں اور سمجھنے پڑھنے کے مختلف طور اور طریقے ہیں کبھی اِس کو حفظ کرنا شروع کر دیں کبھی اِس کا ترجمہ یاد کرنا شروع کر دیں کبھی اِس کو تجوید اور ترتیل سے پڑھنا شروع کر دیں کبھی جو پڑھا ہے اس پر عمل کرنا شروع کر دیں تو قرآن مجید میرا اور آپ کا اوڑھنا اور بچھونا بن جانا چاہئے قرآن مجید میرے اور آپ کے دل کا سہارا بن جانا چاہئے۔ میں اکثر یہ بات کہتی ہوں کہ مثلاً بعض لوگ کہتے ہیں کہ اب کوئی کام ہی نہیں ہے اب میں اکیلی ہو گئی ہوں کوئی کہتا ہے میری اولاد نہیں ہے کوئی کہتا ہے ہم بوڑھے ہو گئے ہیں اب کیا کریں سارے بچے اپنے اپنے گھروں کے ہو گئے سارے بچے الگ ہو گئے بعض مائیں اس بات پر روتی رہتی ہیں کبھی بہوؤں کا شکوہ کبھی بیٹیوں کا شکوہ بیٹیاں ملتی نہیں اتنی بیٹیاں تھیں ساری چلی گئیں کوئی پوچھتی نہیں ہے اور وہ شکوہ کرتی ہیں بعض بیٹوں کا شکوہ کرتی ہیں بیٹے مصروف رہتے ہیں اور ان کے پاس وقت نہیں ہے یہ صحیح بات ہے کہ بیٹیاں ہو یا بیٹے ان کو اپنے ماں باپ کی خدمت کرنی چاہئے اور ان کو حیاء کرنی چاہئے لیکن اب وہ شکوہ شکایت کر کر کے اپنی زندگی کو کیوں ضائع کریں تو کیا کریں قرآن مجید پڑھنا شروع کر دیں قرآن مجید پڑھیں گی پڑھائیں گی ان کو فرصت ہی نہیں ملے گی کہ میں نے شکوہ کرنا ہے اتنا آپ کو آپ مصروف کر لیں جیسے کچھ لوگ کہتے رات کو نیند نہیں آتی آپ صبح سے لے کر شام تک کام کریں پھر مجھے بتائیں آپ کو نیند آتی ہے یا نہیں آپ کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ گرمی کم تھی آپ نے اوپر چادر لی تھی کہ نہیں لی تھی کونسی آواز آئی تھی آپ بے سدھ ہوکے سوتے ہیں

؎ مسافر شب کو اٹھتا ہے جو جانا دور ہوتا ہے

مزدور دن بھر محنت مشقت کرتا ہے، مزدوری کرتا ہے رات کو بڑے سکون سے اس کو نیند آتی ہے۔ جو بہت بھوکا ہوتا ہے وہ اچار چٹنی سے بھی اچھے سے پیٹ بھر لیتا ہے جب پیٹ بھرا ہوتا ہے سارا دن چرتے رہتے ہیں جانور کی طرح ادھر ہاتھ مارا ادھر ہاتھ مارا تو پھر کہتے ہیں کہ کھانے میں وہ مزہ نہیں آیا۔ اصل میں بہت سی چیزیں کھائی ہوئی ہوتی ہیں تو بھوک نہیں ہوتی تو پھر لذت نہیں ملتی اور جب پیٹ خالی ہوتا ہے بھوک لگی ہوتی ہے آپ دیکھیں روزے کے دنوں میں افطاری آپ کرتے ہیں تو کتنا لطف آتا ہے کتنا مزہ آتا ہے تو اصل بات کیا ہے میں نے اور آپ نے زندگی کا کثیر حصہ ضائع کر دیا ہے اور اب کام تو کر رہے ہیں لیکن رفتار مناسب نہیں ہے کام تو کر رہے ہیں لیکن پریشان حال ہو کے کر رہے ہیں کبھی سانس چڑھنے لگتا ہے جیسے کوئی پہاڑی پہ چڑھتا ہے کبھی کہتے ہیں اوہ ہو باقی لوگ تو سستی خریداری کرنے جا رہے ہیں، باقی لوگ تو چھٹیاں منا رہے ہیں، باقی لوگ تو مزے کر رہے ہیں ہم لوگ بڑی مشکل میں پھنس گئے ہیں۔ یہ قرآن کی کلاس کیا شروع کر لی اوہ ہو تمہاری تو کبھی چھٹیاں ہی نہیں ہوتیں، اوہ ہو تمہارے تو امتحانات ہی ہوتے رہتے ہیں ایک امتحان ختم نہیں ہوا

تو دوسرا امتحان شروع ایک طالبعلم کہہ رہا تھا میں نے سوچا کہ آدھا جز تو ہو ہی گیا ہوگا دو دن جو گزر گئے ہیں۔ تو کیا ہے ایک پرانی طالبہ سے بات ہو رہی تھی اور وہ کہہ رہی تھی کہ آپ کہتی تھیں کہ یہ آپ کی زندگی کے بہار کے دن ہیں (جب ہماری کلاس کے دن تھے) تب مجھے سمجھ نہیں آتی تھی یہ بات ایک جملہ لگتا تھا وہ رو رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ اب واقعی احساس ہوتا ہے کہ میری زندگی کے بہار کے دن تھے جو قرآن کے دن تھے اور وہ گزر گئے۔ اس نے خود ریکارڈنگ کی تھی کیسٹ پہ کہتی میں نے کیسٹ رکھی ہوئی ہے اور صبح ہر روز میری یہ عادت ہے کہ میں وہ سنتی ہوں اس کے بعد مجھے ایسا لگتا ہے کہ جیسے ایک پٹرول مل گیا ہے پھر میں سارا دن دوڑتی ،بھاگتی ہوں اور مجھے ایک طاقت میسر آ جاتی ہے تو واقعی کلاس میں جب میں اور آپ بیٹھتے ہیں میرے بھی بہار کے دن ہیں اور آپ کے بھی بہار کے دن ہیں اور محبوب کی یاد، محبوب کا انتظار، محبوب کی ملاقات یہ سب بہار کے دن ہیں اور یہ عبادت ہے اب آپ دیکھیں کہ یہ قرآن مجید پڑھنا پڑھانا اس زمانے میں جب صحابہ یاد کرتے تھے رسول اللّٰہ ﷺ صحابہ کو سناتے تھے پھر وہ عمل کرنا شروع کرتے تھے تو مکہ کی گلیوں میں ایک کہرام مچ جاتا تھا حضرت بلالِ حبشی رضی اللّٰہ عنہ ، حضرت صہیب رومی رضی اللّٰہ عنہ ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللّٰہ عنہ ، حضرت عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ عنہ اور بے شمار صحابہ۔ حضرت عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ عنہ کو ایک دن مار مار کر اہلِ مکہ نے لہو لہان کر دیا وہ حرم میں جا کر ایک جگہ کھڑے ہو گئے اور کہا کہ تم نے مجھے قرآن سنانے پہ مارا ہے تم کہو تو میں تمہیں پھر سناؤں۔ میں تمہارے مارنے پر قرآن سنانا چھوڑوں گا نہیں۔سورت الرحمن کی تلاوت کی تھی۔ اسی طرح اللّٰہ رب العزت رسول اللّٰہ ﷺ کو ایک اہم نسخہ بتا رہے ہیں اور وہ کیا ہے آپ کی طرف جو بھی وحی نازل کی گئی ہے آپ قرآن مجید لوگوں کو پڑھ کر سنائیے۔ جب ہم قرآن پڑھیں گے پڑھائیں گے سنیں گے سنائیں گےتو کیا فائدہ ہوگا تو اس کے بہت سے فائدے ہیں اور وہ فائدے ہمیں کیسے ملیں گے جیسے مثلاً اللّٰہ رب العزت قرآن میں ہی کہتے ہیں **مَا نُثَبِّتُ بِهِۦ فُؤَادَكَ** (120- سورت هود) ۚ کہ ہم اس قرآن کے ذریعے تیرے دل کو مضبوط کرتے ہیں. تو ہم بھی قرآن جب پڑھیں گے تو ہمارے دل میں مضبوطی آئے گی تو قرآن کی تلاوت کا یہ فائدہ ہے کہ صبر اور برداشت کی قوت پیدا ہوتی ہے مثلاً ابھی آپ کی ایک دوست سبا کے جب والد کا اچانک انتقال ہوا تو وہ بہت رو رہی تھی جب قرآن کی آیتیں اسکو سنائیں، چند احادیث اسکو سنائیں تو کہنے لگی کہ باجی میرے دل کو اتنا قرار اور سکون آیا ہے، مجھے صبر آگیا۔ میں چاہتی ہوں میں اپنی امی کو بھی سناؤں تو اس کی ریکارڈنگ کی ہے اب اپنی امی کو بھی سنانا ہے۔ تو جیسے کوئی بچہ رو رہا ہو اور آپ اگر اس کو کوئی چیز دکھا دیں کھلونا دے دیں تو وہ چپ کر جاتا ہے قرآن کی آیات اسی طرح ایک سکون دیتی ہیں۔ دوسرا اس کا فائدہ کیا ہے؟ کہ قرآن کی جب ہم تلاوت کریں گے تو قرآن کی تلاوت باعث اجرو ثواب ہے آپ کو پتہ ہے نا ایک ایک حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں ملتی ہیں   **حدیث** کا مفہوم ہے کہ حضرت عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللّٰہ ﷺ نے فرمایا "جس نے اللّٰہ کی کتاب سے ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے اور میں یہ نہیں کہتا کہ الف لام میم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے یہ تینوں الگ ہیں"۔   اور تیسرا فائدہ کیا ہے؟ کہ جب تلاوتِ قرآن سوچ سمجھ کر کی جائے گی (جیسے مثلاً ماشاءاللّٰہ

آپ لوگوں نے قرآن ترجمہ تفسیر سے پڑھا ہے تو جب سوچ سمجھ کر پڑھا جاتا ہے یا سنا جاتا ہےجیسے تراویح میں آپ نے سنا تو کیا فائدہ ہوتا ہے کہ اسرار اور حقائق کھلتے چلے جاتے ہیں جو نہیں آتا وہ بھی آنے لگتا ہے اور پھر اس کا ایک اور فائدہ کیا ہے؟ کہ اللہ تعالی انسان کی زندگی برکت اور رحمت سے بھر دیتا ہے رحمت کا اور برکتوں کا ظہور ہونے لگتا ہے پھر ایک اور فائدہ کیا ہے؟ کہ مثلاً ہم سب داعی ہیں تو دعویٰ کرنے کے لئے اصل بنیاد قرآن مجید ہی ہے تو ایک ہتھیار مل جاتا ہے۔ بعض اوقات ہم کیا کرتے ہیں کہ ہم لوگوں کو سمجھانا چاہتے ہیں بتانا چاہتے ہیں اپنی باتوں کے ذریعے لیکن وہی بات قرآن کے ذریعے بتائیں تو لوگوں پہ بڑا اچھا اثر ہوتا ہے تو اب یہاں پہ مسلمانوں کو آزمائشوں میں سے نکلنے کا، اصلاحِ خلق کا اللہ تعالیٰ نے ایک اہم طریقہ بتایا ہے اور وہ اہم طریقہ کیا ہے تلاوتِ وحی ،قرآن کو پیش کرنا دوسرا طریقہ کیا بتایا ہے **وَأَقِمِ الصَّلَاةَ** اور نماز قائم کرو تو نماز کو قائم کرنے کو کہا جا رہا ہے یہ نہیں کہا کہ نماز پڑھو بلکہ کیا کہا جا رہا ہے نماز قائم کرو نماز کو قائم کرنا اس سے کیا مراد ہے ؟ نماز قائم کرنا اس کے دراصل معنی یہ ہیں کہ نماز اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کا بہت اہم ذریعہ ہے اور اس وقت مسلمان مکی دور میں پسے ہوئے تھے غریب تھے مفلوک الحال تھے مادی لحاظ سے بھی کمزور تھے تو اب وہاں پہ اللہ تعالیٰ نے مشکلات میں سے نکلنے کے مادی طریقے نہیں بتائے مسلمانوں کو بلکہ روحانی طریقے بتائے اخلاقی طاقت کو مضبوط کیا تو پہلا طریقہ بتایا تلاوتِ قرآن کا اور دوسرا طریقہ بتایا اقامتِ صلاۃ کا تو اقامت "نماز کو قائم کرنا اور آپ یہ بات پڑھ ہی چکی ہیں کہ **اقامتِ صلاۃ** کیا ہے؟ اقامتِ صلاۃ سے مراد یہ ہے کہ نماز کو صرف انفرادی طور پہ نہ پڑھا جائے بلکہ اجتماعی طور پر بھی نماز کو باجماعت قائم کیا جائے پھر دوسرے اس کے معنی کے اندر یہ چیز بھی پائی جاتی ہے کہ جب نماز قائم کی جائے تو اس کی شرائط، اس کے واجبات،اس کے فرائض اس کے جو سنن ہیں ساری چیزوں کا خیال رکھا جائے اور پھر اس کے اندر یہ بھی آتا ہے کہ نماز قائم کرتے وقت ظاہری آداب بھی اور باطنی آداب کا بھی خیال رکھا جائے تو پھر نماز قائم ہوتی ہے **حدیث** کا مفہوم ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس شخص کی نماز ہی نہیں ہے جس نے اپنی نماز کی اطاعت نہ کی اور نماز کی اطاعت یہی ہے کہ انسان فحش اور منکر سے رک جائے۔ تو نماز قائم کرنا کیا ہے کہ نماز جو کام کرنے کو کہہ رہی ہے وہ کرتے چلے جائیں جن کاموں سے منع کر رہی ہے اس سے رکتے چلے جائیں جیسے ہم نماز میں کہتے ہیں **إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ** اور قرآن کی تلاوت کرتے ہیں تو کیا ہے جو اللہ کے احکامات ہیں اس کو پورا کرتے چلے جائیں اور اللہ تعالیٰ جن چیزوں سے روک رہا ہے اس کو پھر ہم چھوڑتے چلے جائیں۔ تو نماز کو قائم کرنا اصل مقصود ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہاں پر نماز کو قائم کرنے کی ترغیب بڑے خوبصورت انداز میں دلائی اور وہ کیا ہے **إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ** کہ بے شک نماز روکتی ہے فحش اور منکر سے اب یہاں پر اگر آپ غور کریں تو نماز کے 2 بڑے اوصاف کا ذکر کیا جارہا ہے کہ نماز کیا کرتی ہے؟ فحش اور منکر سے روکتی ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے کہ نماز فحش اور منکر سے روکتی ہے؟ اگر غور کریں تو بہت سے مسلمان نماز پڑھتے ہیں لیکن ساتھ ساتھ جھوٹ بھی بولتے ہیں چوری بھی کوئی کرتا ہے، بعض اوقات وہ رشوت لیتے دیتے ہیں، بعض اوقات وہ نماز پڑھتے جاتے ہیں ساتھ ساتھ حرام ان کی زندگی سے ختم نہیں ہوتا، وہ زبان کے بڑے خراب ہوتے ہیں

،بے حیابھی ہوتے ہیں لیکن نماز وہ پڑھتے چلے جاتے ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ قرآن یہ کہتا ہے **إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ** کہ نماز **تَنْهَىٰ** روکتی ہے منع کرتی ہے **عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ** فحش سے اور برے کاموں سے تو اس کو آپ سمجھ لیجئے کہ آپ **الْفَحْشَاءِ** لفظ تو پہلے بھی پڑھ چکی ہیں۔ **الْفَحْشَاءِ** اور **الْمُنكَرِ** 2 لفظ یہاں پہ قرآن نے استعمال کئے ہیں اوران 2 لفظوں کے اندر جتنے بھی اخلاقی فساد ہو سکتے ہیں اس کے تمام پہلو سمیٹ لئے ہیں بہت سی ایسی برائیاں ہیں جو شہوانی جذبات کی بے اعتدالی سے پیدا ہوتی ہیں اور آپ دیکھیں کہ جب شہوانی جذبات میں اعتدال نہ رہے اس کے لئے غلط طریقے اختیار کیے جائیں تو آہستہ آہستہ پورا معاشرہ بے حیاء ہو جاتا ہے۔ بے حیائی کا احساس ہی مٹ جاتا ہے انسان کے اندر سے ایک وقت ایسا آتا ہے اس کو احساس ہی نہیں ہوتا کہ میں کوئی غلط کام کر رہا ہوں مثلاً آپ نے قوم لوط کے بارے میں جب پڑھا تھا تو اللہ تعالی نے ان کی بے حیائی کے لئے فاحشہ لفظ استعمال کیا تھا تو اس زمانے میں کیا تھا بے حیائی کی اور فحاشی کی جو بھی شکلیں تھیں وہ اس کا عروج تھا اس کی انتہا تھی اور موجودہ دور میں اگر آپ غور کریں تو ان کا جو عمل ہے وہ تو ایسے لگتا ہے خاک ہے مٹی ہے آج کے دور میں بے حیائی ،شہوت، ہیجانی کیفیات عروج پر ہیں اور اتنی عروج پر ہیں کہ کافر تو کافر غیر مسلم تو غیر مسلم مسلم معاشرہ بھی پوری طرح اس کی لپیٹ میں آ چکا ہے مسلمان گھرانے بری طرح اس کی لپیٹ میں آ چکے ہیں اور آہستہ آہستہ یہ بے حیائی اور شہوت کی جو بے اعتدالی ہے اس کی وجہ سے مسلمانوں کا ضمیر مردہ ہوتا جا رہا ہے اور مسلم نوجوانوں کو گھن کی طرح یہ بے حیائی کا جو عفریت ہے (عفریت کسے کہتے ہیں جن جیسے بہت بڑا کوئی بھوت ہو بہت بڑی کوئی مصیبت ہو) کھاتا جا رہا ہے اور آپ کو یہ بات پتہ ہے کہ ہمارا سب سے بڑا جو زوال ہے اور سب سے بڑی بدقسمتی کیا ہے کہ گناہ کو گناہ نہ سمجھا جائے بے حیائی کو بے حیائی نہ سمجھا جائے تو آپ دیکھ لیجئے کہ تعلیم کے نام پر اور ترقی کے نام پر کیا ہو رہا ہے کہ بے حیائی عروج اختیار کرتی جا رہی ہے اور بے حیائی کا پتہ کیسے چلتا ہے لباس کے ذریعے، گفتگو کے ذریعے، کردار کے ذریعے، بعض لوگ شادی کی ضرورت ہی محسوس نہیں کرتے یہ بے حیائی ہے، بعض لوگ شادی کے بعد بھی بے حیائی میں اٹے ہوئے ہیں اور چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور وقت سے پہلے وہ جوان ہو گئے ہیں انٹرنیٹ اور کمپیوٹر اور فلمیں اور یہ جو میڈیا ہے اور یہ جو ناول ہیں ،افسانے ہیں، رسائل ہیں کتابیں ہیں جنسی طلب ہے اور ساری چیزیں اور ذرائع ابلاغ کا جو یہ دور ہے تو اس میں وقت سے پہلے ہی لوگ برائی کی طرف مائل ہو گئے ہیں اور اس کے اندر چلے گئے ہیں اب بچے پڑھنا نہیں چاہتے لوگ کام کرنا نہیں چاہتے محنت نہیں کرنا چاہتے مطلب یہ برائی ان کو لگ گئی ہے تو اسلام کیا کہتا ہے کہ جو نماز پڑھے گا تو نماز اس کو فحش سے روکے گی تو اس میں شہوانی جذبات کی جتنی بے اعتدالیاں ہیں وہ اس سے دور ہو جائیں گی اگر وہ نماز کو قائم کرنے والا ہے اچھا پھر آپ نے پیچھے جب سورت بنی اسرائیل پڑھی تھی تو اس میں آپ نے فحش کی تعریف پڑھی تھی فحش کے اندر کیا کیا چیزیں آتی ہیں صرف زنا ہی نہیں آتا گالی دینا بھی فحش ہے، چوری کرنا اسلام نے اس کو بھی فحش میں شامل کیا ہے تو ایک چیز فحش نہیں ہے اور کیا چیزیں فحش ہیں؟ اس کے علاوہ ننگا رہنا یہ بھی فحش کے اندر آتا ہے۔ اسلام کیا کرتا ہے کہ صرف ایک فحش کو ختم نہیں کرتا بلکہ جتنا بھی فحش ہے سب کا سب اس کو ختم کرتا ہے تو میں اس بات پر بڑی حیران ہو رہی تھی کہ ہم

عام طور پر جو بے حیائی کا کام نظر آتا ہے جیسے زنا ہے اس کو ہم فحش سمجھتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ جب فحش کی بات کرتے ہیں تو اب یہاں پہ بھی **الْفَحْشَاءِ** اور سورت بنی اسرائیل میں بھی آپ نے وہ لفظ جو پڑھا تو کیا تھا؟ **فَٰحِشَةً** کا۔ تو اس کے اندر ہر طرح کے بے حیائی کے کام آجاتے ہیں **وَلَا تَقْرَبُواْ ٱلزِّنَىٰٓ ۖ إِنَّهُۥ كَانَ فَٰحِشَةً وَسَآءَ سَبِيلًا** (32- سورت الاسراء) اور اسی طرح آپ نے سورت النحل میں بھی اس کے بارے میں پڑھا تھا ، فحش سے مراد بے حیائی کے وہ سارے کام ہیں اسلام جن کو حرام قرار دیتا ہے اس میں رقص و سرور بھی آجاتا ہے بے پردگی آجاتی ہے فیشن پرستی آتی ہے مرد اور عورت کا آزادانہ ملنا جلنا آجاتا ہے اور بھی ساری خرافات اس کے اندر آجاتی ہیں تو یہاں پہ بھی اللہ رب العزت کیا فرمارہے ہیں کہ جب نماز پڑھو گے تو وہ تمہیں بے حیائی سے روکے گی دوسرا کیا کہا منکر ، اب منکر اس کے معنی کیا ہیں منکر ،**(ن ک ر)** سے ہے تو مفسرین یہ کہتے ہیں کہ وہ برائیاں جو مال و جاہ کی محبت یا طمع اور حرص کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہیں تو ان کے لئے اللہ تعالی نے یہاں منکر لفظ استعمال کیا ہے اس کے معنی کیا ہیں کہ مثلاً آپ دیکھیں قوم عاد اور قوم ثمود اور قومِ شعیب تو ان کے ہاں کیا فسادات تھے ؟ تمدن کے یا پھر معیشت کے معاشرت کے تو معیشت اور معاشرت کا جو فساد ہے وہ منکر ہے تو قرآن نے ان کے لئے منکر لفظ استعمال کیا ہے تو منکر ہر وہ کام جسے شریعت نے ناپسندیدہ قرار دیا ہے تو جب انسان نماز کو قائم کرتا ہے تو نماز اس کو نہ صرف بے حیائی سے روکتی ہے بلکہ برائی سے بھی روکتی ہے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم سب نماز پڑھتے ہیں پھر اس کے باوجود برائیوں سے بے حیائیوں سے کیوں نہیں رکتے اس کی کیا وجہ ہے یہ غور کرنے والا سوال ہے کیونکہ آپ کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ بہت سے لوگ ہیں وہ نماز پڑھتے ہیں لیکن نماز پڑھنے کے بعد ان کی زندگی میں فحش بھی پایا جاتا ہے اور منکر بھی پایا جاتا ہے اس کی کیا وجہ ہے ؟ تو اصل بات یہ ہے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو آزاد پیدا کیا ہے خود مختار پیدا کیا ہے اور اس کے بعد یہ کہا کہ تو ہے تو آزاد اور خود مختار لیکن اگر تو چاہے تو اپنی آزادی اور خود مختاری کو جنت کے بدلے بیچ دے **إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ** (111- سورت التوبہ) اگر تو کلمہ پڑھ لے تو **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ** جب تو یہ کہہ دے تو پھر میں اس کے بدلے میں تجھے جنت دوں گا تو اللہ تعالیٰ نے ہماری آزادی کو خود مختاری کو خرید لیا ہے تو اب بات کیا ہے کہ ہم نے کلمہ تو پڑھ لیا لیکن ہمیں اس کا شعور نہیں رہتا کلمہ پڑھنے کا، یا اسلام لانے کا۔ ایمان لانے کا مطلب ہی یہ ہے کہ اب میں اور آپ آزاد اور خود مختار نہیں ہیں اپنی مرضی کے مالک نہیں ہیں اب ہم اللہ کے بندے ہیں اللہ کے نوکر اور غلام ہیں اور اللہ ہمارے کھلے اور چھپے تمام اعمال سے واقف ہے حتیٰ کہ دل کے ارادے نیتیں بھی وہ جانتا ہے مثلاً آپ دیکھیں کہ جب ہم نماز پڑھتے ہیں تو نماز ہمیں اس چیز کی مشق کراتی ہے کیسے مشق کراتی ہے کہ اللہ علیم ہے اللہ بصیر ہے مثلاً نماز میں وضو کرنا ضروری ہے شرط ہے اس کے بغیر نماز نہیں ہو سکتی اب کسی کا وضو ٹوٹ جائے وہ نماز پڑھ رہا ہے اب وہ کیا کرے گا وہ دوبارہ وضو کرے گا لوگوں کو تو نہیں پتہ کسی کو بھی نہیں پتہ اگر وہ پڑھتا ہی رہے نماز ایسے ہی مکمل کر لے یا وہ بغیر وضو کیے ہی نماز پڑھے یا وہ جب نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو وہ گانا شروع کر دے کسی کو گالیاں دینی شروع کر دے برا بھلا کہنا کچھ بھی کرنا شروع کر دے نماز نہ پڑھے جیسے کہ پڑھنی چاہئے پھر کیا ہے کہ نماز تو نہیں ہے نا اقامتِ صلاۃ تو نہیں ہو رہی تو

نماز ہماری مشق کراتی ہے کہ اللہ میرے کھلے اور چھپے اعمال سے واقف ہے اور مجھے اللہ کی خلاف ورزی نہیں کرنی اور آپ دیکھ لیجئے کہ اگر کوئی شخص نماز کی نیت ہی نہ کرے تو کیا ہے اللہ کو تو پتہ ہے کہ نیت نہیں کی تو کوئی ثواب نہیں ہے تو دراصل نماز کے ذریعے روزانہ ضمیر میں یہ احساسِ ذمہ داری پیدا کیا جاتا ہے مسلمان کو فرض شناس بنایا جاتا ہے کہ جب بھی وہ کوئی کام کرے گا چھپا ہوا ہو یا اعلانیہ اللہ اس کے عمل کو جانتا ہے اللہ اس کے عمل کو دیکھتا ہے تو اگر کوئی شخص نماز تو پڑھتا ہے لیکن اس کی نماز اس کو فحش اور منکر سے نہیں روکتی تو اس کا مطلب ہے کہ ظالم تو نے چکھی ہی نہیں، ظالم تو نے پڑھی ہی نہیں گویا کہ وہ ایک اٹھک بیٹھک ہے رکوع اور سجود تو وہ کر رہا ہے وہ کھڑا ہے لیکن کیا ہے کہ وہ نماز کو اس طرح سے نہیں پڑھ رہا جیسے کہ پڑھنے کا حق ہے مثلاً میں آپ کے سامنے ایک مثال دیتی ہوں کہ کوئی شخص بیمار ہے اور اگر وہ بیمار ہے تو اس کی بیماری کا ڈاکٹر نے کیا علاج بتایا ہے ؟ اس نے کہا کہ ایک تو یہ ہے کہ یہ دوائی لے لو اس کی دن میں تین خوراکیں لینی ہیں دوسرا کیا کہتا ہے کہ پابندی سے لینا تیسرا وہ یہ کہتا ہے کہ یہ دوائی فائدہ دے گی کب ؟ جب تم فلاں فلاں چیز سے پرہیز کرو گے اگر تم نے ان چیزوں سے پرہیز نہ کیا تو دوائی تمہیں فائدہ نہیں دے گی اینٹی بائیٹک آپ لیتی ہیں تو آپ کو سات دن کا یا دس دن کا کورس پورا کرنا ہوتا ہے آپ تین دن یا چار دن لے لیں دو دن لے لیں یا درمیان میں خوراک چھوڑتی چلی جائیں تو کوئی فائدہ نہیں ہوتا بخار اترتا ہی نہیں یا پھر تھوڑے دنوں میں دوبارہ آ جاتا ہے تو کیا ہوا کہ آپ کو جو ڈاکٹر نے بیماری کاعلاج بتایا تھا اس پر عمل ہی نہیں کیا اسی طرح ڈاکٹر نے کہا تھا کہ مسلسل لینی ہے اور باقاعدگی سے لینی ہے اس پر جب عمل نہیں کیا تو نقصان ہو گیا پھر تیسری بات کیا ہے پرہیز بتایا تھا اور مثلاً ذیابیطس کا مریض ہے وہ انسولین تو لیتا ہے لیکن اس کے ساتھ وہ کیا کرتا ہے پرہیز نہیں کرتا میٹھا کھاتا چلا جاتا ہے لیکن وہ کہتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب مجھے تو یہ انسولین کوئی فائدہ نہیں دے رہی کیوں اس لئے کہ اس نے پرہیز نہیں کیا تو جب بھی ڈاکٹر کوئی دوا بتاتا ہے دوا کے ساتھ ساتھ اس کو لینے کا طریقہ بتاتا ہے اور ساتھ ہی پرہیز بتاتا ہے تو جب تک پرہیز نہ کیا جائے تو پھر وہ اثرات مرتب نہیں ہوتے جو کہ دراصل مطلوب ہیں تو اب نماز کے اندر بھی اللہ تعالی نے یقیناً ایسی روحانی تاثیر رکھ دی ہے کہ یہ انسان کو بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے لیکن کب روکے گی جب نماز کو قائم کیا جائے گا نماز کی شرائط ، آداب ، فرائض ، واجبات اور سنن کے ساتھ بالکل اس طرح جیسے کہ کرنا چاہئے تو سب سے پہلی چیز تو اس میں یہ ہے کہ اخلاص ہو دوسری چیز کیا ہے کہ طہارت کا ہم خیال رکھیں طہارت قلب بھی ، طہارت نفس بھی اور طہارت جسم بھی پھر اس کے علاوہ رکوع ، سجدہ ، قرات ان کا خیال رکھا جائے پھر نماز میں پابندی اختیار کی جائے اور پھر نماز پڑھتے وقت رزق حلال کا اہتمام بھی کیا جائے اور آج ہماری نمازیں ہمیں وہ اثرات نہیں دکھا رہیں تو اصل بات یہ ہے کہ ہم نماز کی شرائط اور واجبات کو پورا نہیں کر رہے نماز کو اس کی روح کے ساتھ ہم ادا نہیں کر رہے مثلاً آپ میں سے کتنے لوگ گاڑی چلاتے ہیں آپ ہاتھ کھڑا کریں اچھا ماشاءاللہ آپ اچھے ڈرائیور ہیں اور کتنے لوگ ہیں جو سیکھ رہے ہیں گاڑی اچھا ساری کلاس ہی سیکھ رہی ہے گاڑی بڑی اچھی بات ہے اصل بات کیا ہے اب آپ جب گاڑی چلانی سیکھتے ہیں تو کیا ہوتا ہے کوئی کہتا ہے 10 کلاسیں لے لیں کوئی کہتا ہے 15 کلاسیں لے لیں تو اس میں آپ کیا کرتے ہیں ایک طرف آپ ٹریننگ لے رہے

ہوتے ہیں گاڑی چلانے کی دوسرا طرف کیا ہے؟ قواعد و ضوابط سیکھتے ہیں اور وہ کیا ہیں ؟ بیلٹ باندھنی ہے، سب سے پہلے آپ بیٹھیں گی آپ شیشہ ٹھیک کریں گی ، پیچھے گاڑی کرتے وقت (آپ ریورس کر رہی ہیں کچھ بھی) آپ پیچھے دیکھیں گی آپ پھر یہ بھی دیکھیں گی کہ گاڑی کی سب چیزیں پیٹرول وغیرہ موجود ہیں آپ گاڑی تو سیکھ لیں اور آپ ریس پر ریس دے رہی ہیں گاڑی چلتی نہیں پٹرول ہی نہیں ہے آپ ریس دے رہی ہیں لیکن گاڑی کو آپ نے پارکنک گیئر میں رکھا ہوا ہے تو گاڑی نہیں چلے گی۔ اچھا اب آپ نے گاڑی سیکھ لی آپ چلا رہی ہیں گاڑی کا حادثہ ہو جاتا ہے اور حادثہ ہوتا ہے آپ کی وجہ سے اور وجہ کیا ہے آپ نے راستے پر جو مختلف گاڑی کے چلاتے ہوئے sign تھے آپ اس کو مدنظر نہیں رکھا اشارہ آ گیا آپ نے گاڑی روکی نہیں سرخ بتی پر آپ کھڑی نہیں ہوئیں۔ دوسرے کا حق تھا آپ نے کہا نہیں مجھے گاڑی بھگاتے چلے جانا ہے۔ تو آپ کیا کرتی ہیں آپ قواعد و ضوابط پر عمل کرتی ہیں اور اگر آپ یہ کہیں کہ لیں گاڑی چلانی سیکھی تھی فلاں نے اتنی اچھی چلانی سکھائی اور پھر اس کے بعد حادثہ ہو گیا تو اس کی وجہ کیا ہے؟ کہ آپ ایک اچھا ڈرائیور نہیں بن سکتیں جب تک کہ جو شرائط ہیں جو آداب ہیں اس کا خیال نہیں رکھا جارہا ۔ آپ کھانا پکانا سیکھتی ہیں آپ کہتی ہیں اچھا کھانا نہیں پکا اس لئے کہ آپ نے اس کے آداب و شرائط کا خیال ہی نہیں کیا۔ آپ کھانا کھاتی ہیں آپ کہتی ہیں مجھے طاقت نہیں آ رہی کیوں اس لئے کہ آپ نے قے کر دی فوراً ، تو اگر کوئی شخص کھانا کھا کے قے کر دے تو کھانا اس کو نفع تو نہیں دے سکتا تو اس سے کیا بات پتہ چلتی ہے کہ نماز تو پڑھتے ہیں نماز پڑھنے کے بعد قے کر دیتے ہیں بدعملی ہے ہماری زندگی میں نماز تو ہم پڑھتے ہیں لیکن نماز پڑھنے کے بعد نماز کے وہ اثرات ہماری زندگی میں نظر نہیں آتے جو کہ دراصل نظر آنے چاہیں جیسے آپ دیکھیں قرآن معاذ اللہ جھوٹ تو نہیں ہے اللہ کے نبی بھی جھوٹ نہیں بولتے تو پھر کیا ہے کہ ہماری نمازیں جھوٹی ہو سکتی ہیں اب یہ تو نہیں ہے کہ یہاں پر قرآن میں اللہ نے غلط بات لکھ دی ہے معاذاللہ **حدیث** کا مفہوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا "جس کی نماز نے اسے فحش اور برے کاموں سے نہ روکا اس کی نماز نے اسےاللہ سے اور زیادہ دور کر دیا" (یہ ابن ابی حاتم اور طبرانی کی روایت ہے) پھر اسی طرح ایک موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " اس شخص کی کوئی نماز نہیں ہے جس نے نماز کی اطاعت نہ کی اور نماز کی اطاعت یہ ہے کہ آدمی فحش اور منکر سے رک جائے" اچھا ہمیں کیسے پتہ چلے کہ ہماری نماز ہمیں برائیوں سے روکتی ہے کہ نہیں ؟ فحش اور منکر سے روکتی ہےکہ نہیں ؟ آپ چاہتے ہیں آپ کو پتہ چلے کہ آپ کی نماز قبول ہوئی کی نہیں ہم سب ہی چاہتے ہیں کہ ہمیں پتہ چلے کہ میری نماز قبول ہوئی کہ نہیں آپ کھانا اپنے گھر والوں کے سامنے رکھتی ہیں آپ بولیں نہیں آپ ان کے چہرے کے تاثرات دیکھتی ہیں ان کو پسند آیا کہ نہیں آپ کو پسینہ آ رہا ہے ٹانگیں تھکی ہوئی ہیں اتنی مشکل سے اتنا اچھا کھانا بنایا ہے آپ نے کوئی بول ہی نہیں رہا آگے سے کتنی جھنجھلاہٹ پیدا ہوتی ہے غصہ بھی آتا ہے حتی کہ آپ بول ہی پڑتی ہیں آپ سوچتی ہیں کہ میں نے بولنا نہیں ہے پھر آپ بول پڑتی ہیں کہ کیسا ہے ؟ تو اصل بات کیا ہے کہ ہمیں یہ فکر ہونی چاہئے کہ ہماری نماز قبول ہوئی کہ نہیں امام جعفر صادق رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں جو شخص یہ معلوم کرنا چاہے کہ اس کی نماز قبول ہوئی ہے یا نہیں اسے یہ دیکھنا چاہئے کہ اس کی نماز نے اسے فحش اور منکر سے کہاں تک روکا اگر نماز کے پڑھنے سے وہ برائیاں کرنے سے رک گیا

ہے تو اس کی نماز قبول ہوگئی۔ (تفسیر روح المعانی میں ان کا یہ قول ہے)۔ مثلاً آپ انٹرنیٹ پہ بیٹھیں ہیں وہاں پہ خود ہی بہت سے ایسے اشتہارات آ جاتے ہیں اور بعض بہت ہی گندی قسم کے ہوتے ہیں اب یہ ہے کہ آ گئے سامنے ایک نظر پڑ گئی اب ارادے سے باقی دیکھنا نہ شروع کر دیں فوراً اس کو ہم ہٹا رہے ہیں اس لئے کہ ہم نمازی ہیں اور آپ نے سورت النور میں وہ بات بھی پڑھی تھی نا کہ کس کو عبادت میں لذت ملتی ہے ؟ جو اپنی نگاہوں کی حفاظت کرتا ہے تو جو اپنی نگاہوں کی حفاظت کرے گا اللہ اس کی عبادت میں لذت پیدا کر دیتے ہیں یہ ہے اصل۔تو آج کیوں نہیں ہے عبادت میں لذت، قرآن میں لذت، نیکی کے کام میں کیوں دل نہیں لگتا اس لئے کہ برائیاں دیکھ دیکھ کر بے حیائی دیکھ دیکھ کر گناہ کر کر کے لذت ہی ختم ہو گئی ہے سرور ہی ختم ہو گیا ہے تو اللہ تعالی یہاں پہ کیا بات بتا رہے ہیں **إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ** کہ بے شک نماز فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے کہ اگر ہم صحیح نماز پڑھیں گے تو پھر نماز برائی سے اور فحش کاموں سے ہمیں روکے گی اور اگر ہماری برائیاں بدستور جاری ہیں آپ خود اپنا محاسبہ کریں آپ اپنی زندگی کی ایک فہرست بنائیں اپنی زندگی کا جائزہ لیں کہ میں نماز تو پڑھتی ہوں ابھی نیا سال شروع ہوا اورلوگوں نے جنوری سے نیا سال خوب دھوم دھام سے منایا اس میں بعض مسلمان بھی شامل ہیں جبکہ ہمارا بھی اسلامی سال شروع ہو چکا ہے تو ہم محرم کے شروع ہونے پر خوشیاں منائیں اور پھر خوشی کون منائے گا نیا سال آنے کی اور پرانا ختم ہونے کی کہ جس کا پرانا سال بہت اچھا گزرا ہے نیکیوں کے لحاظ سے بے حیائی اور گناہوں کے لحاظ سے نہیں آپ میں سے کتنے لوگ ہیں جن کی پچھلے سال میں ایک نماز بھی قضاء نہیں ہوئی کوئی ہے؟ ہاتھ کھڑا کریں الحمدللہ ایسے لوگ ہیں جن کی کوئی نماز قضاء نہیں ہوئی تو اس پر ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے ہمارے آن لائن لوگ بھی اپنا جائزہ لے سکتے ہیں کہ جن کی بھی کوئی نماز قضاء نہیں ہوئی پھر اسی طرح جن پر روزے فرض تھے وہ پورے رکھے اور جو قضاء تھے وہ بھی رکھ لئے اب کتنے لوگ ہیں آپ میں سے جن کے اوپر کوئی قضاء روزہ نہیں ہے ماشاءاللہ ایسے لوگ بھی ہیں الحمدللہ سارے روزے انہوں نے پورے کر لئے ہیں اب یہ دن بہت چھوٹے سے دن ہیں ہمیں دسمبر کی sale تو نظر آتی ہے ان دنوں میں جو یہاں مغرب کی دنیا میں پہ زبردست sales لگتی ہیں ہمیں ضرورت نہیں بھی ہوتی ہم بھاگ کے جاتے ہیں ہم یہ کیوں نہیں سوچتے کہ نیکیوں کی جو سیل ہے اس میں آگے بڑھیں یہ دن بڑے چھوٹے ہیں جن کے روزے رہتے ہیں ان کو چاہئے کہ اب روزے رکھ لیں آپ روٹین میں دو دو دن چار چار دن یا آپ اور کچھ نہیں پیر جمعرات کا باقاعدگی سے رکھنا شروع کر دیں ہفتے میں تین دن چار دن آہستہ آہستہ آپ کے روزے پورے ہو جائیں گے اور کچھ لمبے دنوں کے روزے اگرچہ مشکل لگتے ہیں آپ لمبے دنوں میں جو گرمی کے دن ہوتے ہیں اس میں باقی سارے کام کر رہی ہوتی ہیں تو پھر روزے کیوں نہیں ہم رکھ سکتے جب پتہ ہے کہ نجانے کب مجھے موت آجائے جس کا حج رہتا ہے اور حج اس پر فرض ہے اور وہ صاحب استطاعت ہے تو وہ یہ کیوں کہتا ہے کہ اگلے سال اور اگلے سال وہ ابھی کیوں نہیں کر لیتا جب موقع ہے تو جو نیکی کا کام ہے اس کو فوراً کر لینا چاہئے یہ کیفیت کیسے پیدا ہو گی جو صحیح نماز پڑھے گا نماز کے اثرات اپنی زندگی پر مرتب کرتا چلا جائے گا تو یہاں پربھی اللہ تعالی کیا کہتے ہیں کہ بے شک نماز فحش اور منکر کاموں سے روکتی ہے **وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ ۗ** اور اللہ کا ذکر اس سے بھی زیادہ بڑی چیز ہے اس کا کیا مطلب ہے کہ اللہ کا ذکر اس سے بھی

زیادہ بڑی چیز ہے ؟ اس جملے کے کئی مطلب ہیں اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ تمام تر عبادتوں کی جو روح ہے وہ اللہ کی یاد ہی ہے مثلاً نماز تو پڑھی لیکن نماز میں اللہ کو یاد ہی نہ کیا، روزہ تو رکھا لیکن اللہ کے حاضر ناظر ہونے کا تصور ہی پیدا نہ ہوا، حج تو کیا حج میں اللہ کا قرب اور معیت نصیب ہی نہ ہوئی قرآن تو پڑھا کلاس میں تو آئے 20 جز بھی ہو گئے لیکن 20 جز نے ہماری زندگی کی سمت کا تعین ہی نہیں کیا ابھی تک میں سوچ رہی ہوں کہ خیال اچھا ہے کہ مسلمان بن جانا چاہئے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ قرآن کی کلاس میں داخلہ تو لیا ہے لیکن اللہ کی یاد نصیب نہیں ہوئی پیچھے آپ سورت طٰہ میں پڑھ چکی ہیں **وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي (14)** میری یاد کے لئے نماز قائم کرو تو گویا کہ اس کا ایک معنی یہ ہے کہ جو بھی آپ عبادت کر رہی ہیں کچھ بھی کر رہی ہیں اس عبادت میں اصل روح اللہ کی یاد ہے، آپ کھانا پکا رہی ہیں تو کیوں کھانا پکا رہی ہیں کہ یہ آپ کا فرض ہے آپ اچھی ماں اچھی بیوی بن سکیں اپنے فرائض ادا کر سکیں یہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے **قانتاتٌ** پھر یہ کہ کھانا اس لئے پکانا ہے تاکہ میں اللہ کی عبادت کرسکوں بندگی کرسکوں تو کھانا بھی عبادت ہے کچھ بھی کام میں اور آپ کر رہے ہیں دو دوست ہیں آپس میں ملتے ہیں آپ یہاں پہ کلاس میں آپس میں ملتی ہیں تو کیوں ملتی ہیں اللہ کی یاد میں تو جو دوستی اللہ کی یاد میں ہوتی ہے دو دوستوں کا ملنا بھی عبادت، دو دوستوں کا انتظار بھی عبادت، دو دوستوں کی باتیں بھی عبادت تو دوست کی یاد اور دوست کا انتظار وہ عبادت بن جاتا ہے جب اللہ کی یاد میں ہو اللہ کی محبت میں ہو تو نمبر 1- اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ قرآن کی تلاوت ہو یا نماز ہو یہ دونوں چیزیں بڑی اہم ہیں لیکن ان میں اللہ کی یاد سب سے بڑی عبادت ہے تو اللہ سے جو غافل لوگ ہیں وہ نہ قرآن کی تلاوت کرسکتے ہیں اور نہ ہی وہ اقامت الصلوٰۃ کرسکتے ہیں اور نہ ہی ان کی اقامت الصلوٰۃ ان کو فحش اور منکر سے روک سکتی ہے نمبر 2- کیا ہے کہ تمام عبادتیں تب ہی اچھے طریقے سے ادا کی جا سکتی ہیں کہ جب عبادت کرتے وقت اللہ کی یاد سے غافل نہ ہوا جائے کیونکہ اگر ہم عبادت کر رہے ہیں لیکن دل اللہ کی یاد سے غافل ہے تو پھر کیا ہے؟ کہ پھر عبادت احسن طور پر نہیں ادا ہو سکتی نماز پڑھ رہے ہیں اور ذہن کچھ اور ہی گتھیاں سلجھا رہا ہے کوئی بھولی بسری باتوں کو ہم یاد کر رہے ہیں تو ہم نے نماز تو پڑھی ہے لیکن احسن طریقے سے نہیں پڑھی آپ صدقہ خیرات کر رہی ہیں لیکن ساتھ ہی اللہ کی یاد نہیں رہی تو کیا کر رہے ہیں؟ احسان جتا رہے ہیں آپ پیچھے پڑھ چکی **مَنًّا وَلَا أَذًى** (162- سورت البقرہ) صدقہ خیرات کر کے نہ وہ احسان کرتے ہیں اور نہ ہی تکلیف دیتے ہیں۔ لیکن میں نے تو باتوں سے تکلیف دینی شروع کر دی کہ لو جی میں ہی سب سے زیادہ صدقہ کرتی ہوں خیرات کرتی ہوں تم پر تمہارے پورے خاندان پر میری نیکی کے احسانات ہیں کہ میں نے صدقے سے، خیرات سے، زکوۃ سے تمہیں اتنا دیا ہے اور اب تم میری سنتے ہی نہیں ہو۔ تو کیا ہے کہ ہم پھر کیا کرتے ہیں کہ اللہ کی یاد سے غافل ہو گئے۔ اللہ کا کلام بھول گئے جو تلاوت کر رہے تھے اس کو بھول گئے تو ہم نے لوگوں کو سنانا شروع کر دیا اللہ کی یاد کے بغیر عبادت نہیں ہو سکتی۔ نمبر 3- اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ کو یاد کرنا زبان سے اللہ اللہ کہنا دل میں ہر وقت اللہ کی یاد رکھنا یہ بہت بڑا کام ہے بہت بڑی نیکی ہے کیوں تھوڑی دیر کے لئے ذکر تسبیح کر لیا جائے یہ بھی عبادت ہے ہر وقت اللہ کی یاد دل میں رہے آپ نے سورت آل عمران کے آخر میں پڑھا تھا کہ اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو کہ کائنات پر غور و فکر کرتے ہیں اور جب کائنات پر وہ غور و فکر کرتے ہیں تو کیا کرتے ہیں

کہ وہ جس بھی حال میں ہیں وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں **إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ()** اور وہ کون سے لوگ ہیں **الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ** (190,191- سورت آل عمران) تو کیا بات پتہ چلی؟ ہر حال میں وہ اللہ کو یاد کرتے ہیں یہ نہیں کہ بس حج کے دنوں میں رمضان کے مہینے میں جب جائے نماز پر تھے نہیں اللہ کی یاد جو ہے وہ سب سے بڑا سرمایہ ہے مثلاً آپ دیکھیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چکی سے آٹا پیسنے سے بہت تکلیف ہوئی انہیں خبر ملی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے ہیں کیونکہ غنیمت میں سے پانچواں حصہ آپ کے لئے مختص تھا اور اس کی تقسیم میں رسول اللہ ﷺ کو آزادی تھی کہ آپ جیسے چاہیں اپنے صواب دید پر اس کی تقسیم کریں تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے پاس آئیں تاکہ آپ سے ایک لونڈی یا غلام کا مطالبہ کریں اب اتفاق سے رسول اللہ ﷺ آپ سے نہ مل سکے یعنی آپ گھر پر موجود نہیں تھے تو کیا ہوا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تو گئی ہیں کہ ایک لونڈی یا غلام کا مطالبہ کریں لیکن وہ گھر ہی نہیں ملے تو انہوں نے یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہہ دی جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا تو آپ اسی وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رات کے وقت ہی آپ ﷺ آگئے ہم بستروں میں لیٹ چکے تھے ہم نے اٹھنا چاہا مگر آپ نے فرمایا لیٹے رہو آپ ﷺ میرے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان بیٹھ گئے میں نے آپ ﷺ کے پاؤں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جو اس سے بہتر ہے جو تم نے مانگی تھی اور وہ یہ ہے کہ جب تم اپنے بستروں پر جاؤ تو 34 بار اللہ اکبر ، 33 بارالحمدللہ اور 33 بار سبحان اللہ کہہ لیا کرو یہ تمہارے لئے اس چیز سے بہتر ہے جس کا تم نے سوال کیا تھا(یہ بخاری کی روایت ہے)۔ اصل چیز کیا ہے کہ اللہ کو یاد کیا جائے مشکلات میں پریشانیوں میں مصیبتوں میں اور کچھ بھی کام کر رہے ہیں اللہ کو کبھی نہ بھولیں اور جو اللہ کو نہیں بھولتا پھر شیطان اس کو برائی پر آمادہ نہیں کرتا بعض اوقات ہم نیکی کر لیتے ہیں بڑی مشکل سے لیکن جب اللہ کو بھول جاتے ہیں تو پھر کیا ہوتا ہے کہ ہم نیکی کو ضائع کر دیتے ہیں اچھا اس کانمبر 4. معنی ہے اللہ کا ذکر اس سے بھی زیادہ بڑی چیز ہے۔ مفسرین یہ بیان کرتے ہیں کہ جب بندہ اللہ کو یاد کرتا ہے تو اللہ بھی بندے کو یاد کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ اللہ کا بندے کو یاد کرنا تو بڑی چیز ہے ۔ **حدیث کا مفہوم ہے کہ** جب انسان اللہ کو یاد کرتا ہے تو جیسی محفل میں انسان یاد کرتا ہے اللہ اس سے اچھی محفل میں یاد کرتا ہے حتیٰ کہ آپ کسی محفل میں اللہ کا ذکر کرتے ہیں اللہ فرشتوں کی محفل میں ذکر کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیل علیہ السلام سے کہتے ہیں کہ دنیا والوں سے کہو کہ وہ میرے اس بندے سے محبت کریں اور آسمانوں سے وہ اترتے چلے جاتے ہیں اور فرشتوں پر اس بندے کی محبت نازل کر دیتے ہیں حتیٰ کہ پھر روئے زمین والے بھی اس بندے سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ آپ پیچھے یہ پڑھ چکی ہیں تو اس سے کیا بات پتہ چلتی ہے یہ ہے اللہ کی یاد اللہ نے کیسے یاد کیا انسانوں کی محفل سے بہترین محفل میں اس کا ذکر کیا اور اللہ کی یاد اتنی بڑی نعمت ہے لمبی **حدیث** ہے جس میں کچھ لوگ بیٹھے اللہ کو یاد کر رہے ہیں اور بہت سی باتیں ہیں اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتا ہے وہ کیا مانگتے ہیں وہ کیا

چاہتے ہیں اور وہ بتاتے ہیں کہ تیری جنت مانگتے ہیں۔ جہنم سے تیری پناہ میں آتے ہیں ساری باتیں کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں نے دے دیا جو انہوں نے مانگا اس کے بعد کیا ہوتا ہے کہ فرشتے کہتے ہیں اس میں کچھ بندے ایسے ہیں جو کہ ذکر کی نیت سے نہیں آئے تھے اس محفل میں تیری عبادت کی نیت سے نہیں آئے تھے ایسے ہی راستہ چل رہے تھے چلتے چلتے آ کر کھڑے ہو گئے دیکھنے لئے کہ یہ کیا کر رہے ہیں اب کیونکہ باقیوں کو تو اللہ نے معاف کر دیا ان کی مغفرت کا فیصلہ کر دیا فرشتے کہتے ہیں پھر ان کا کیا ہوگا اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ جو ذکر کرنے والوں کے ساتھ ہیں وہ بھی میری رحمت سے محروم نہیں ہوتے میں نے ان کو بھی بخش دیا۔ تو آپ سوچ لیں کہ اللہ کی یاد کتنی بڑی چیز ہے کہ جو ساتھ والا ہے وہ بھی اللہ کے عطیے سے اللہ کی رحمت سے محروم نہیں رہتا تو اللہ کی یاد بہت بڑی چیز ہے کہ جب بندہ اللہ کو یاد کرتا ہے تو اللہ بندے کو یاد کرتا ہے اور پہلے سے بھی زیادہ بہترین طریقے سے یعنی انسان کی نسبت بہترین طریقے سے یاد کرتا ہے تو قرآن پڑھیں یا نماز یا کوئی بھی کام کریں کبھی بھی اللہ کو نہ بھولیں **وَاللَّهُ يَعْلَمُ** اور اللہ خوب جانتا ہے۔ کیا اللہ جانتا ہے؟ **مَا تَصْنَعُونَ** کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو خوب پتہ ہے کہ انسان جو کچھ کرتا ہے تو **تَصْنَعُونَ** کے معنی کیا ہیں؟ کہ انسان کے جو عمل ہیں، انسان اللہ کا ذکر کر رہا ہے یا نہیں کر رہا، انسان اللہ تعالیٰ کو یاد کر رہا ہے کہ نہیں کر رہا تو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں اس بات سے خوب واقف ہوں اس سے کیا عمل کا اصول نکلتا ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو تسلی دے رہے ہیں کہ تم میری یاد میں جو قدم اٹھاؤ گے جب تم آزمائے جا رہے ہو تم ثابت قدمی جو دکھاؤ گے تو تمہاری رات کی خلوت ہوگی یا دن کی جلوت تمہارا چھپ کر مجھے یاد کرنا ہوگا یا لوگوں کے سامنے میں اس کو ضائع نہیں کروں گا تمہاری کوششوں کا تمہیں بھرپور صلہ عطا کروں گا تو گویا کہ اللہ رب العزت رسول اللہ ﷺ کو اور مسلمانوں کو تسلی دے رہے ہیں کہ آپ نے یہ فرض ادا کرنا ہے اور جو پھر آپ کریں گے آپ اس پر محروم نہیں رہیں گے اچھا یہ آیت مکمل ہوئی اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ شروع ہوا تھا **اتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ** واحد کا صیغہ استعمال تھا اور جب اختتام ہوا آیت کا تو کیا کہا **وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ** کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ جانتا ہے جو کچھ تم لوگ کرتے ہو تو اس کا کیا مطلب ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسلمان بھی شامل ہیں واحد کے خطاب سے کیا بات پتہ چلتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ **کو** تو اپنا فرض بہرحال ادا کرنا ہی ہے دوسرے اس کو ادا کریں یا نہ کریں اور پھر جو بھی آپ کا ساتھ دے گا صحابہ میں سے یا آج کے دور کے لوگوں میں سے تو کیا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ان کو بہت نوازیں گے